علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی دو علمی کتابیں

ملک عبد الرشید عراقی

علامہ احسان الٰہی ظہیر جیسی جامع کمالات شخصیتیں کہیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اپنے کمالات میں ائمہ سنت کی یادگار تھے۔ جملہ علوم اسلامی پر ان کی گہری نظر تھی۔ اور بعض علوم میں تو ان کا بحر علمی بہت اونچا تھا۔ انہوں نے اپنی دینی بصیرت اور علمی تحقیق و تدقیق کی ایسی یادگاریں چھوڑیں ہیں کہ مدتوں اہل علم و تحقیق ان سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ ان کا علمی درجہ اتنا بلند اور ان کی علمی و دینی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔

یہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر نابغہ روزگار شخصیت اور ہمہ گیر صلاحیتوں کے مالک تھے۔ ان کی سرگرمیوں کے متعدد میدان تھے۔ اور ہر جگہ وہ منفرد مقام کے حامل تھے۔ وہ صحافی تھے' ادیب تھے' عربی' فارسی' انگریزی اور اردو کے انشاء پرداز اور نقاد تھے' عالم دین تھے' مورخ تھے' مفکر تھے' سیاستدان تھے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک عالم دین اور صحافی کی حیثیت میں پاکستان اور عالم اسلام میں متعارف ہوئے۔ اور لوگوں نے ان کی تحریروں سے ان کو جانا۔ اور انہوں نے اسلام کی جو خدمت سرانجام دی۔ وہ اتنی اہم ہے کہ ہم اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر پاکستان اور عالم اسلام میں واحد عالم دین تھے جنہوں نے اپنی تصانیف کا موضوع "فرق" رکھا ہے اور یہ موضوع ان کی افتاد طبع کے مطابق تھا۔

علامہ نے اپنے انٹرویو میں فرمایا تھا کہ۔

فرق کا موضوع میری افتاد طبع کے مطابق ہے۔ میرے شوق خطابت نے بھی فرق کے موضوعات پر زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کے لئے مہمیز کا کام کیا ہے۔ اور میں نے فرق کو اپنا موضوع کیوں بنایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرق و ادیان کا مضمون مدینہ یونیورسٹی میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور میں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں محسوس کیا کہ یونیورسٹی کے اساتذہ اس موضوع پر دسترس نہیں رکھتے۔ وہ ادیان کا تقابلی جائزہ تو بہتر طور پر پیش کر سکتے تھے مگر مختلف فرقوں کے متعلق ان کی معلومات اتنی نہیں تھیں۔ جو اساتذہ کے پاس ہونی چاہئیں۔ للذا میں نے اپنی افتاد طبع اور ذہنی رجحانات کے باعث "فرق" کو اپنی تصانیف کا موضوع بنایا۔

(قومی ڈائجسٹ لاہور فروری ۱۹۸۷ء ص ۲۹)

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تصانیف میں سب سے بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ انہوں نے ہر فرقہ پر جو کتاب لکھی ہے۔ ان کی کتابوں کے حوالہ سے لکھی ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا۔ اگر انہوں نے اس فرقہ کی تاریخ لکھی ہے تو ان کی کتابوں سے' اگر ان کے عقائد پر بحث کی ہے تو ان کی کتابوں سے ہی ان کے عقائد کی تفصیل و تشریح بیان کی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں۔

"میں نے انتہائی محنت سے مختلف فرقوں پر مدلل اور مربوط کتابیں لکھنے کی سعی کی ہے۔ میں نے فرق پر کتابیں لکھ کر اسلام کی خدمت کی ہے ۔ نہیں پھیلایا ہے فرق بتایا ہے۔ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کی طرف پلٹنے اور اسلام کو صرف اور صرف قرآن اور سنت کے مطابق دیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ ہر فرقے کی ایک تاریخ ہوتی ہے اور کچھ عقائد ہوتے ہیں میں نے جس فرقے پر کتاب لکھی ہے اس کی تاریخ اور عقائد کو اسی فرقے کی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ اگر کسی فرقے کی تاریخ پر قلم اٹھایا ہے۔ تو اس کی تاریخ کے لئے خارجی حوالوں کا سہارا نہیں لیا۔ اسی فرقے کے لوگوں کی لکھی گئی کتابوں سے اس کی تاریخ لکھی ہے۔ اس طرح عقائد کے حوالہ جات بھی اسی فرقے کی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

(قومی ڈا ئجست لاہور فروری ۱۹۸۷ء ص ۳۰)

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی علمی و دینی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ آپ نے اپنے مضامین و مقالات کے ذریعہ اسلامی تاریخ کے خدوخال کی ترجمانی کی ہے۔ آپ کی تمام علوم پر یکساں نظر تھی۔ آپ کے بہت کم ایسے مضامین نکلیں گے۔ جو کسی خاص مقصد کے تحت وقتی ہوں۔ تاہم آپ کے مقالات و مضامین کا محور "فرق" کے علاوہ قرآن و حدیث اور اسلامی تاریخ سے تعلق رکھتا ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر عربی ادب کے بہترین انشا پرداز تھے۔ اس لئے آپ نے اپنی تمام تصانیف عربی میں لکھی ہیں۔ فارسی' انگریزی اور اردو میں بھی آپ کی کتابیں ہیں۔ تاہم زیادہ کتابیں آپ کی عربی میں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) القادیانیہ (عربی)
(۲) الشیعہ والسنہ (عربی
(۳) الشیعہ و اہل بیت (عربی)
(۴) الشیعہ و القرآن (عربی)
(۵) الشیعہ والتشیع (عربی)
(۶) بین الشیعہ و اہل السنہ (عربی)
(۷) البابیہ (عرض و نقد) (عربی)
(۸) البہائیہ (عربی)

(۹) التصوف (المنشاء والمصادر) (عربی)
(۱۰) الاسماعیلہ (عربی)
(۱۱) البریلویہ (عربی)
(۱۲) قادیانیت (انگریزی)
(۱۳) شیعہ و سنت (فارسی)
(۱۴) شیعیت (انگریزی)
(۱۵) مرزائیت اور اسلام (اردو)
(۱۶) دراسات فی التصوف (عربی)
(۱۷) سفر حجاز (اردو)
(۲۰) الشیعہ و السنہ (اردو)
(۲۱) کتاب الوسیلہ (اردو)
(۲۲) کتاب التوحید (انگریزی)
(۲۳) کتاب الوسیلہ (انگریزی)
(۲۴) حج و عمرہ (اردو)

بحیثیت زبان تفصیل اسی طرح ہے۔

عربی = ۱۲

فارسی = ۱

اردو = ۶

انگریزی = ۵

میزان = ۲۴

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی اگر تمام تصانیف کا تفصیل سے تعارف کرایا جائے تو یہ مقالہ ایک کتاب کی شکل اختیار کرے گا۔ مگر میں نے اختصار کے پیش نظر صرف دو کتابوں کا تعارف ضروری سمجھا ہے۔ ایک البریلویہ اور دوسری الشیعہ والسنہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بریلوی فرقہ کا وجود برصغیر میں ہے۔ اور شیعہ فرقہ برصغیر کے علاوہ عالم اسلام کے ملکوں میں بھی موجود ہے۔ اس کی مناسبت سے یہی سمجھا ہے کہ ان دونوں فرقوں کی تاریخ اور عقائد سے متعلق علامہ شہید نے جو لکھا ہے۔ اس کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔

البریلویہ

البریلویہ علامہ شہید نے عربی اور انگریزی میں لکھی ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ علامہ صاحبؒ کے سیکرٹری عطاء الرحمن ثاقب نے کیا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید اپنی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ۔

میری اس کتاب پر بہت شور و غوغا ہو چکا ہے۔ فرق پہ لکھنے کے حوالے سے میری ایک بین الاقوامی شناخت ہے اور عالم عرب میں مجھے اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسرے اس ملک کے اندر میری ایک سیاسی حیثیت بھی ہے۔ میں نے اس کتاب میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا

ہے۔ جو کچھ لکھا ہے اسے بریلوی حضرات کی کتابوں سے استوار کیا ہے۔

(قومی ڈائجسٹ فروری ۱۹۸۷ء ص ۳۱ ۔ ۳۲)

بریلوی عقائد خاص کر بانی جماعت بریلویہ مولانا احمد رضا خاں اور دوسرے علمائے بریلویہ کے عقائد سے متعلق علامہ شہید نے مخالف گروہ دیو بندی' اور اہل حدیث کی کتابوں سے حوالے جمع نہیں کئے بلکہ علمائے بریلویہ کی کتابوں سے بریلوی عقائد پر بحث کی ہے۔

البریلویہ میں علامہ نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مقدمہ (۲) بریلویت تاریخ و بانی (۳) بریلوی عقائد (۴) بریلوی تعلیمات (۵) بریلویت اور تکفیری فتوے (٦) افسانوی حکایات

علامہ اپنے مقدمہ میں بریلوی عقائد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعہ سے مسلمانوں میں داخل ہوئیں۔ اور انگریزی استعمار کی وساطت سے پروان چڑھی ہیں۔ اسلام جدوجہد کا درس دیتا ہے۔ مگر بریلوی افکار و تعلیمات نے اسلام کو رسم و رواج کا مجموعہ بنا دیا ہے نماز روزے کی طرف دعوت کی بجائے ان کے مذہب میں عرس و قوالی' پیر پرستی اور نذر و نیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ جیسے عقائد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

(بریلویت اردو ص ۲۱' ۲۲)

علامہ شہید نے اس کتاب کی تالیف کو کیوں ضروری سمجھا۔ علامہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔

عوام کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا کہ ایک ایسی کتاب تصنیف کی جائے جو "بریلویت" اور "اسلامی تعلیمات" کے درمیان فرق کو واضح کرے۔ تاکہ شریعت اسلامیہ کو ان عقائد سے پاک کیا جا سکے جو اسلام کے نام پر اس میں داخل ہو گئے ہیں حالانکہ شریعت اسلامیہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (مقدمہ ص ۲۲)

اس کے بعد علامہ ان کے عقائد پر مزید روشنی ڈالتے ہیں کہ

میں نے جب بریلوی حضرات کی کتب کا مطالعہ کیا تو میں نے دیکھا کہ ان کی کتب و تصانیف میں ہماری معلومات سے کہیں بڑھ کر غیر اسلامی عقائد موجود ہیں۔ شرک و بدعت کی ایسی ایسی اقسام ان کی کتابوں میں موجود ہیں جن سے دور جاہلیت کے مشرکین بھی نا آشنا تھے۔ (مقدمہ ص ۲۲)

باب اول کا عنوان ہے۔ بریلویت تاریخ و بانی

اس میں علامہ نے جناب احمد رضا کی کتاب "الامن والعلی" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ
ان علیا قسیم النار
یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن جہنم کے درجات تقسیم کریں گے۔
الامن والعلی ص ۵۸ بریلویت ص ۴۷
یہ عقیدہ خالص شیعی ہے عقیدہ اہل سنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔
دوسری جگہ اسی کتاب "الامن والعلی ص ۱۱، ۱۲ پر کہتے ہیں کہ

نادعلیا مظہر العجائب

تجدہ عونا لک فی النوائب

کل ھم و غم سنیجلی

بولایتک یا علی یا علی

یعنی حضرت علیؓ کو پکارو، جن سے عجائبات کا ظہور ہوتا ہے، تم انہیں مددگار پاؤ گے۔ اے علیؓ آپ کی ولایت کے طفیل تمام پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ (بریلویت ص ۴۸)

مسلمانوں میں جہاد ایک اہم فریضہ ہے۔ اسلام نے جہاد سے متعلق جو احکامات جاری کئے ہیں۔ اس سے ہر پڑھا لکھا شخص بخوبی واقف ہے۔ مسلمانوں نے جب بھی جہاد کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی۔ اور انہیں کامیاب و کامران کیا۔

برصغیر میں جب مسلمانوں نے جہاد کی طرف توجہ کی تو انگریزی حکومت نے اس کے خلاف جو کارروائی کی۔ اس سے تاریخ کا ایک طالب علم بخوبی واقف ہو گا۔ انگریزی حکومت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مسلمانوں کا وجود ہی ختم کر دیا جائے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس نے علمائے کرام کو تختہ دار پر لٹکایا۔ ان کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ مکانات تباہ کر دیئے۔ ملک بدر کر دیا۔ مگر وہ پھر بھی اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہوا۔ تو آخر اس نے یہی سمجھا کہ اس سلسلہ میں ایسے علماء کو اعتماد میں لیا جائے جو اس کا ساتھ دیں۔ اور جہاد کو منسوخ قرار دیں تو اس سلسلہ میں اس کو بریلوی اور قادیانی گروہ نے سہارا دیا۔ ان ہر دو گروہ نے جہاد کو منسوخ قرار دیا۔ مرزا قادیانی نے بھی جہاد کو منسوخ قرار دیا اور انگریز کی تابعداری پر زور دیا۔ اور بریلوی امام نے بھی جہاد کی مخالفت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم مسلمانان ہند پر جہاد فرض نہیں اور جو اس کی فرضیت کا قائل ہے۔ وہ مسلمانوں کا مخالف ہے اور انہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ (المحجۃ المؤتمنہ ص ۱۵۵ بریلویت ص ۸۱)
بریلوی امام دوسری جگہ کہتے ہیں کہ

مسلمانان ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں۔ (دوام العیش ص ۴۶ / بریلویت ص ۸۳)

باب (۲) بریلوی عقائد سے متعلق ہے۔ بریلوی عقائد کا اگر تفصیل سے ذکر کیا جائے تو مقالہ کے طویل ہونے کا خوف ہے تاہم چند عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ۔

اولیا سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امر مشروع شئی مرغوب ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا دشمن انصاف (رسالہ حیات الموات احمد رضا فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۰۰ بریلویت ص ۱۰۵)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں اپنے مشرکانہ عقیدے کی یوں وضاحت کرتے ہیں کہ ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے کار عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر۔ (حدائق بخشش ص ۲۸) بریلویت ص ۱۳)

باب ۳ میں بریلوی تعلیمات پر بحث کی ہے۔ بریلوی عقائد کے ساتھ ان کی مخصوص تعلیمات بھی ہیں۔ اور یہ تعلیم صرف اس لئے دی گئی ہے کہ سادہ لوح عوام کو پھسلایا جائے اور اپنی روزی اور دولت جمع کرنے کا سامان کیا جائے۔

مثلاً جناب احمد رضا لکھتے ہیں کہ۔

اولیاء کے مزارات میں نماز پڑھنا اور ان کی روحوں سے مدد طلب کرنا برکات کا باعث ہے۔ (حاجز البحرین از بریلوی۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳، بریلویت ص ۲۱۶)

باب ۴ بریلویت اور تکفیری فتوے کے عنوان سے ہے۔ اور بریلوی علماء نے جس انداز سے اکابرین ملت اسلامیہ کی تکفیر کی ہے اور انہیں زندیق، ملحد اور کافر قرار دیا ہے۔ تاریخ میں ان کا نمبر اول آتا ہے۔ بریلوی علماء نے نہ دیو بندی علمائے کرام کو بخشا ہے اور نہ اہلحدیث علمائے کرام کو معاف کیا ہے اور نہ ملت اسلامیہ کے اکابرین کو چھوڑا ہے۔ بریلوی امام نے جن اکابرین ملت اسلامیہ، ائمہ کرام اور علمائے عظام کو کافر کہا ہے ان کے ناموں سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔

مثلاً !

امام ابن حزم، امام ابن تیمیہ، امام شوکانی، مولانا اسمٰعیل شہید، امام محمد بن عبدالوہاب، مولانا سید نذیر حسین دہلوی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، ڈپٹی نذیر احمد، شبلی نعمانی، مولانا حالی، مولانا ابو الکلام آزاد، نواب مہدی علی خاں، علامہ اقبال، قائد اعظم محمد علی جناح مولانا ظفر علی خاں، مولانا سید عطا اللہ شاہ بخاری

ان تکفیری فتوؤں کے لئے فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ ضروری ہے

باب (۵) بریلوی افسانوی حکایات سے متعلق ہے اس میں علامہ شہید نے ان کی ان حکایات کا جائزہ لیا ہے جو بریلوی علماء نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ اور یہ سب حکایات کتاب و سنت کے منافی ہیں۔ اور یہ سب حکایات انہوں نے اپنے باطل مذہب کو چلانے کے لئے بنائی ہیں۔

علامہ شہید نے ان کی ایک حکایت نقل کی ہے۔

علامہ لکھتے ہیں !کہ

بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام اور اولیائے کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ موت کے بعد وہ دنیاوی زندگی کی طرح اٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگتے ہیں۔ اپنے مریدوں کی باتوں کو سنتے اور ان کی طلب کو پورا کرتے ہیں۔

ظاہر ہے یہ عقیدہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے تو ثابت نہیں ہے۔ البتہ بہت سی حکایات ایسی ہیں جن سے اس عقیدے کے دلائل مہیا ہو جاتے ہیں خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔

امام و قطب حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ ہر سال حاجیوں کے ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کر بھیجتے۔ خود جب حاضر ہوئے تو روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی۔ کہ "میں جب دور تھا تو اپنی روح بھیج دیتا تھا کہ میری طرف سے زمین کو بوسہ دے۔ وہ تو نائب تھی اور اب باری میرے بدن کی ہے کہ جسم خود حاضر ہے۔ دست مبارک عطا ہو کہ میرے لب اس سے بہرہ جائیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک روضہ شریف سے ظاہر ہوا اور امام رفاعی نے اس پر بوسہ دیا۔

(ابر المقال فی قبلۃ الجلال، مجموعہ رسائل از بریلوی ص ۱۷۳)

بریلویت ص ۳۱۵، ۳۱۶۔

اس حکایت سے ظاہر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے باہر تشریف لائے اور شیخ رفاعی سے مسافحہ کیا۔

علامہ شہید نے اس باب میں ان کی جتنی حکایات درج کی ہیں۔ ان کے بارے میں واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ ان سب کا ثبوت کتاب و سنت میں نہیں ۔ مگر وہ ان سب حکایات آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے مقابلہ میں دلائل کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔

الشیعہ والسنہ

شیعیت کے موضوع پر علامہ شہید کی پانچ کتابیں عربی میں ہیں ایک فارسی میں اور ایک انگریزی میں۔